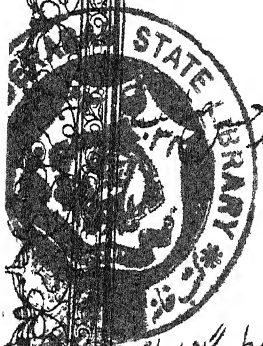


الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَبَدُوا غَيْرَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

خدا کا حکم بڑا مستقیم
 ہے اور اس کے احکام پر چلتا ہے اور لوگوں کو چھوڑتا ہے
 خدا کا نام بڑا بلند ہے

خط مشتم



من تصنیف جناب مولانا مولوی سید محمد

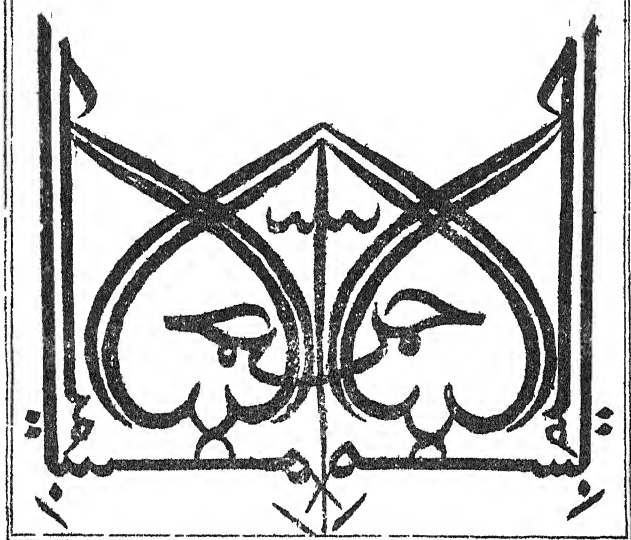
مشہدی بخاری

حسب الحکم جناب مصنف رسالہ مالک مطبع گلزار ابراہیم

۱۳۱۰ ہجری

۱۸۹۲ء

گلزار ابراہیم پریس مالیک روڈ لاہور



الحمد لله الذي خلق الارضان من جيلصال والفخار وخلق
الجان من هارج من النار وحب السموات الماكول والمشرعوب والمكوج
صار في طبعهم قارفعلى اختلاف الاثار كانوا منهم الا برار ومهم
الفجار والصلوة على رسوله المختار الذي هديا على صراط الاحرار
والذي هو من فرض الله طاعته وطاعت اله الذين هم الائمة
الا طهار على كل مسلم وكفار والذين سواهم في الاستطاعته من
البريه بعزفه ورسوله البشار كما قال الطبعوا لله ورسوله واولى
الامر منكم واسق جب على ولا يتعم خلود المؤمنين في خبات
نهارها وانهار واجلها للموالين براب النجاة عن النار جلالة
الله عليهم الى يوم القرار الف الف الف مرة في كل ليل ونهار *

اما بعد بندہ غلام ابن سید شمس الدین علی نقوی محمد حسن المشہدی ثم الحائری البخاری عرض کرتا
 ہے خدمت میں سالکان، سلوک ہدایت، یقین و پیروان سنت جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ
 والہ الطاہرین کے کہ دین وقت اکثر صاحبان و راہ حقہ بہ متعہ بہت سے سوال کرتے ہیں
 اور جواز و عدم جواز اس کے میں استفسار کرتے ہیں ابوہ و ۔۔۔ تقریر و عدیم الفرستی بانی
 تقریب سے اُس وقت سائل کو مطمئن کرنا متعہ بہتو ہے لہذا مناسب تصور ہو کہ اس باب
 میں بالاستیعاب ایک سالانہ تالیف کیا جاوے کہ حاوی بعض احکامات اداہ ضروریہ کا ہو
 اور موثق کیا جاوے ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ ایک مسئلہ ضروری
 کو کس طرح ناجائز کیا ہے اور کن جہ سے اس حکم کو ٹوڑا ہے افسوس طبع نفسانی ایسی ہے کہ جس
 سے حلال و حرام میں بھی تمیز نہیں ہوتی اور یہہ امر بھی نہیں کہ ایک شخص کی طبع نفسانی پر غور
 کیا جاوے بلکہ آنکھ بند کر کے جمہور بھی اُسکی راہ فقیر ہو جاتے ہیں اس رسالہ کو جو صاحب
 ملاحظہ کریں گے معلوم ہو جائیگا کہ متعہ جائز ہے یا ناجائز لہذا مرتبہ کیا جائے اس بارے میں دو باب
 پر باب اول اثبات متعہ میں باب دوم احکام و آداب متعہ میں اکابر ائمہ سے فی البدیان
 و نستعین بحکم اللہ المسد تعان۔ **باب اول** قال اللہ تعالیٰ در سورہ نساء
 جز خاس کوع اول فیما اسد متعہ بہ متعہ۔۔۔ نا تو ہوں اور تھن فریضہ یعنی جس
 کسی نے بر خورداری پائی ساتھ اُنکے عورتوں سے جو منکوحہ ہوں پس دو تم اُن کو مہر اُن کا در حاکم
 مفروض ہے **بیان** فاحر و عطف کا اور با ۔۔۔ سولہ ہے استعتم صیغہ فاضل معلوم باب استفعال
 سے ہے جو افادہ معنی ابتدا کا کرتا ہے موجب خاصیت انہی۔ کہ فریضہ حالت افق ہو ہے اجوکا
 مراد اس سے یہ ہے کہ اجورہ واجب ہوتا ہے اور اُس کا استعتم پر نام اُس کا بجلان کمالی
 کے کہ تمام اجورہ محو کمال پر واجب نہیں ہوتا ہے الا بعد موافقت کے پس مخصوص ہو اور دو
 اس آیت کا باب متعہ متبادر ہے سوا اس کے اور کوئی امر متعہ نہیں بلکہ علماء نے اتفاقاً سیر
 اہل سنت بھی ورود آیت نہ کیا ہے نیز قائل ہیں چنانچہ مختصری نے فقہیہ کثاف میں اوصاف
 مدارک نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ یہہ آیت متبادر ہوئی ۔۔۔ اور زاہدی نے تفسیر
 زاہدی میں لکھا ہے کہ ہذا اگر گفت و مہر و صداق گفت و دلیل سنت کہ مراد متعہ است اور

تفسیر و منشور میں سیوطی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اے ائمتہ تم بہ منھن یعنی نکلج متے
اور قول مخالفین منسوخیت آیہ متع میں مقبول نہیں بلکہ منسوخ ہے بچند وجہ اول یہ قول بعض
منصبین کا خلاف عقیدہ علمائے فحول و معتد میں اہل سنت قائل تخیج نہیں ہیں چنانچہ
فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت ایتہ المتعہ
فی کتاب اللہ ولہ منیزل بعدھا ایتہ تنسخھا و دوم جس آیہ کو ناسخ اس کی قرار
دیتے ہیں یعنی آیہ الا علی ازواجھما و ما ملکت ایما نھم مدنی ہے اور آیہ متعہ کی
پہ آیہ مدنی آیہ کی کی ناسخ نہیں ہو سکتی اس حجت سے کہ آیہ کی سابق ہوتی ہے اور آیہ کی
لاحق سابق لاحق کی ناسخ نہیں ہو سکتی سوم شروعیہ متعہ آیہ سے ثابت ہے اور منسوخیت
تجاری روایت سے روایت کا ناسخ آیہ ہونا خلاف عقل ہے ماورائے شک ثبوت متعہ میں چند
دلائل عقلی موثق و مضبوط ہیں اول یہ کہ قرابت الہیہ علیہم السلام میں لفظ الی اجل سہمی کا
ہونا دلیل قوی ہے مشروعیت کے واسطے چنانچہ ثعلبی نے جو علمائے عظام اہل سنت سے
تھی جبر بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہ جبیر نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو کلام اللہ یاد
اُس میں یہ آیہ اس صورت تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاقتلو
ھن اجورھن فریضہ اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ ابن عباس و ابن جبیر و ابی
بن کعب و ابن مسعود وغیرہ نے اس آیہ کی قرأت معہ جملہ الی اجل مسمی کے بھی در صورتیکہ قرأت
اس آیت کے معہ جملہ الی اجل مسمی مسلم ہے کسی طرح کا شبہ و رد اسکی میں بجز نکاح منقطع
کے جس کو متع کہتے ہیں نہیں ہا دوم روایات فریقین سے ثابت ہے کہ ابن عباس فتویٰ
ساتھ نکلج متعہ کے دیتی تھی اور خود کل اُس پر کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اُن کا ابن زبیر کے
ساتھ اس باب میں مشہور ہے اور ابن عباس وہ ثقہ راوی ہیں جن کے حق میں زبان پاک
وحی ترخان و حق بیان جناب رسالت ماب صلوة اللہ علیہ والہ الاطیاب سے جن کی
شان میں رب العالمین نے فرمایا ہے ما یطق عن الہواء الی ہوالادھی بوحی وار ہے انہ
کنیف علی علمائے تحقیق ابن عباس محوط ہے پیراز علم یہ ابن عباس کے بدان نے علم الہیہ
کیا ہے بس فتویٰ علیہ شخص کا محمول برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا سوم روایت مشہورہ علیہ

دویم کہ فرمایا انہوں نے متفقان کا نانا علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معا قتب علیہما
 متعنه الحج ومتعه النساء اور طہیری نے جو اعظم اہل سنت سے ہیں کتاب شریف
 میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ خلیفہ ثانی فرمودہ نکث کرن علی عبد رسول صلوۃ اللہ علیہ والہ
 اتما مہربن ومعا قتب علیہن متعہ الحج ومتعہ النساء وحی علی نیر العمل ان روایات معتبرہ سے
 مشروعیت و اباحت متع کی اور رواج اس کا در عہد جناب رسالت ماب صلوۃ اللہ علیہ
 والہ اور عدم ممانعت استعمال اس کی کسی عہد میں سوائے عہد خلیفہ دویم ثابت ہے نیز
 کہ اگر کسی اور عہد میں ممانعت اسکے عمل سے صادر ہوئی ہوتی تو خلیفہ صاحب یہ نہ فرماتے
 کہ اگر وہاں بکایہ فہم تھے کہ بعد ازاں پھر فلا نے عہد میں منع ہو گیا تھا چہارم یعنی شراح
 صحیح بخاری کتاب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری سے اور جابر بن عبد اللہ سے روایت
 کی ہے کہ وہ کہتے تھے انا متفقنا الی نصف خلافت عمر حتی منع الناس فی شان عمرو
 بن العاص یعنی ہم دونوں منع کرتے تھے تا نصف خلافت عمر تک تا انیکہ منع نمود عمر مردان
 از متعہ در باب عمر بن حربیش پنجم حلال الدیج بیوی نے قاتلہ میں جس کا اوسیات
 خلیفہ دویم کا ذکر کیا ہے لکھا ہے اول ہر جرم المنع نبی عمروہ شخص ہے کہ جس نے متعہ
 کو حرام کیا ہے اس تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دویم کے منع کرنے سے پہلے
 متعہ منع نہیں تھا پس جس فعل کے اباحت حکم آئی عہد جناب رسالت ماب صلی اللہ
 علیہ والہ میں ثابت ہو چکا ہو حرام کرنے خلیفہ صاحب سے وہ امر کس طرح حرام ہو سکتا
 ہے چنانچہ روایت شہور ہے عبد اللہ بن عمر کہ نہ وہ فتویٰ متعہ دیتے تھے کہا ان سے
 لوگوں کے کہ تم فتویٰ جواز متعہ کا دیتی ہو حالانکہ تجاری باب نے متعہ حرام کیا تھا کہا عبد اللہ
 بن عمر نے کہ جس امر کو خدا و رسول خدا نے جاری و مباح کیا ہو میرے باپ کے حرام کرنے
 سے وہ فعل حرام نہیں ہوتا میرے باپ اسخ و مجازتین حکم خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ
 والہ کی نہیں ہو سکتی اور روایات طریق شیعہ سے جو اباحت متعہ میں وارد ہیں وہ یہ ہیں
 محمد بن یعقوب عن عذہ عن اصحابنا عن سہیل بن زیاد و علی بن ابی اسیم عن ابیہ جمیعاً عن ابن
 ابی بجران عن حاصم بن حمید عن ابی بصیر قال سکت اباجعفر علیہ السلام عن المنعۃ فقال قلت

[illegible]

اس کا کہتے ہو وہ خود بدلال مذکور محدوش ہو یا محروس حادثہ نہیں ہو سکتا اگر کہا جاوے
 کہ صاحب روایت نے ان کو جملہ کیا تو مست روا جریں لکھا ہے متعہ کو ایک قسم کا ناقص قرار دیا
 اپنے زعم میں اس چیز سے متعہ فضیل شامل کیا یہ نہیں کیا جواب اس کا یہ ہے کہ کتاب
 روایت یہ کہ کتاب روایت جرمایہ الاختلاف فی الکباہر میں لکھی ہے چنانچہ نام اس کی بھی ظاہر ہے
 متعہ ایک مذہب مسلمانوں کے نزدیک مکمل و مباح ہے اور معمول بہ اور بعض مذاہب اہل سنت
 کے اکثر پیغمبروں پر نہیں بلکہ نزدیک ہے و ان شریعت حرمت کے چنانچہ تفسیر کبیر و منشور
 وغیرہ سے ثابت ہے پس اس صورت میں محکمہ فیہ قرار پایا صاحب روایت کی نزدیک لگتی
 حرام یا مختار فیہ نہ تو بالذکر اس کو یہ بھی ثابت فیہ میں شمار یا متعہ قطعی میں کرتی حالانکہ
 کتاب مذکور اسکا نہیں ہے فکر نہیں پس صاحب روایت کے نزدیک بھی اسکی اباحت میں کچھ
 کلام نہیں سوائے اس کے ابن قیم نے جراحات علماء اسلام اور مقتدی جملہ فرائض سنت کے
 میں کتاب تقیید الشیطان میں معلوم اور بعض اقسام طلاق نامشروع و بدعت اور معافیت
 ان کی اور بدالیس و مکیہ شیطانی مفصل تمام و مبطل کلام منسوب کئے ہیں متعہ کا کہیں ذکر
 نہیں کیا اگر متعہ ایک نزدیک ناجائز ہو تو بالذکر متعہ کا منجائے ذکر کرتے و بدالیس و
 مکیہ شیطانی میں شمار ہے پس ثابت ہے کہ ان دو عالموں کے نزدیک جن کے تمام اہل سنت
 مقلد و پیرو ہیں اباحت متعہ میں شکی نہیں ہے **فائدہ** خلیفہ صاحب نے اس
 بنظر کسی مصالح وقت کے متعہ کو منع ہے ہر چند ہر مصلحت ضروری تھی لیکن کسی صورت
 محل شریعت متعہ کی نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ مشروعیت متعہ حکم خدا اور رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہے اور جو اہل سنت تجویز خلیفہ صاحب چنانچہ فرمایا ہے انما ہما
 قبول مانع میں ترجیح بالامر جم لازم آتی ہے اور ترجیح بالامرج و مرجع عند الجمهور بالاحتیاج
 پیروی امر باطل کی موجب بیزاری خالق ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا سنت
 منع متعہ کے ایسا ہی حکم ہے چنانچہ کتاب استفسار میں جو شیعوں کی منبر کتاب ہے حدیث
 موجود ہے جواب اس کا یہ ہے کہ وہ ہے اولیہ کہ یہ انتہام محض ہے و لیس ائمہ اہل بیت
 ہے کہ اگر نسبت متعہ کو حکم حضرت علی علیہ السلام کا ایسا ہو تو ان یومنا ہذا علماء و مجتہدین

مذہب شیعہ کے فتاویٰ کس صورت اس کی اباحت کے جاری ہوتے اور معمول یہ کیوں
ہوتا دویم یہ کہ کوئی دوسری حدیث ائمہ علیہ السلام سے پہلی موافق اس کے ضرور وارد ہوتی
حالانکہ کوئی حکم ائمہ علیہ السلام موافق اس کے مخالفت میں وارد نہیں ہے تمام احادیث
متواترہ کثیرہ سے جواز اس کا ثابت ہے فقط یہی حدیث اُس کے مضمون کی ہے سوم روایت
مشہورہ ہے حضرت علی علیہ السلام سے لولا سبقتی اللہ ابن الخطاب مازنی لاسبقی
یہ تفسیر ہے قول خلیفہ دویم نقیض پرستی رفع سے کا ہوتا ہے اور حدیث استبصار مؤید
قول خلیفہ دویم کی ہے پس لازم آیا اجتماع ضمرین سو یہ محال ہے اور یہ حدیث لولا سبقتی
متواتر ہے اور وہ حدیث ساذ چہام آئکہ حبیب خلیفہ صاحب نے کسی مصلحت و مہمتی کے
اقتضا سے منقہ فرمایا تھا و صورت تسلیم اغیار حدیث استبصار خدمت علی علیہ السلام
نے بھی کسی مصلحت وقتی کہ جہت سے بیان روایت سماعی کا قطع از نظر تحقیق و تصدیق
حدیث کے فرمایا ہوا ہے جہت سے جامع حدیث نے اس حدیث کو تصدیق نہیں کیا و متبر
نہیں کروانا چنانچہ لکھ دیا ہے اس حالت میں یہ حدیث قابل سند و محل اعتبار و محل جواز
منقہ نہیں ہو سکتے اور احکام مصالح و مہمت استمراری نہیں ہو سکتی بخم حوار تنوع آیر سے ثابت
ہے اور عدم جواز روایت سے روایت ناسخ ایہ کی نہیں ہو سکتی۔ **نہم** عبد صغیر راجی
الی ربہ القوی محمد حسن المشہدی الطاہری جامع اور فقہ معتزف پیچیدانی عرض پر داز ہے
کہ شیخ جعفر طوسی علیہ السلام نے صاحب استبصار ماہ الاختلاف الاحادیث والاخبار نے
کتاب مذکور میں حدیث حرمت منقہ کو ایراد فرما کر تاویل اُس کی تبقیہ ارشاد فرمائی ہے
یہ یہ تمام محل تردد کا ہے اس وجہ سے کہ کتب محققین امامیہ شیخ عبد اعلم الہدی سید رضی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و خیرہم رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ ائمہ رسول صلوٰۃ
اللہ علیہم و آلہم ہے زیر کہ باعث عدم اشاعت حق کا متصور ہے اور امام علیہ السلام
پر اینلاف ایسی حقوق میں تقبیہ جائز ہے لیکن جو امور ایصال الی اللہ سے عباد و کفین
کو دور رکھیں اُس حکم ائمہ امام کو جائز نہیں اور عامہ مومنین کو تقبیہ اعلیٰ فرق میں جائز ہے
جو منکر تو حید اور نبوت اور سائیل بیت علیہ السلام کی تدبیروں کو نسبت تقبیہ بیان کیا علیہ السلام

کیجاوے تو خلاف جمہور علمائے شیعہ و عقائد حقہ انکی نیز مستلزم تسلیم حدیث
 کا ہوتا ہے تسلیم اس حدیث کے سراسر مخالف مذہب حقہ کے ہے۔ اس
 دلیل سے کہ حدیث بر جوع و آیہ قرآن مدام راجح ہے۔ موافق اصل مذہب
 حقہ کے صورت ہذا یعنی تسلیم حدیث میں ترجیح مرجوع لازم آتی ہے سو یہ باطل
 ہے بلکہ نسبت تقیہ کے محمول بر تقیہ ہے زیر کہ جو حدیث کہ منسوب بائمہ طاہرین
 ہو بعد لحاظ رواۃ کے اگر جرح و ثعلل سے حل رواۃ حدیث پاک ہوں تو اسوقت
 تاویل حدیث بد بیکر اسلوب جایز الامکان ہے اس سبب سے کہ الزام بر امام
 علیہ السلام عاید ہوتا ہے جو حدیث نظر بر احوال رواۃ قابل اطمینان کے نہیں
 ہے تاویل کرنا اسکا بد بیکر اسلوب جائز نہیں جب حقیر نے رواۃ حدیث کو کتب
 اسماء الرجال سے مطابق کیا تو کھل روات اس کی ضعیف غیر حید مخالف مذہب
 پائی چنانچہ خاکسار تصریح ہر شخص کی رواۃ حدیث سے کر گیا جب اس حدیث کے
 راوی مجروح ہوئے تو حدیث کے غیر علم عند التحقيق قرار پائی پس ایسی حدیث
 سند و دعویٰ میں کافی نہیں ہو سکتی تفصیل احوال رواۃ کی بدین منوال ہے اول
 محمد بن الحسین بن سعید یہ شخص بدرجہ غایت ضعیف الحقیقہ و ضعیف الروایۃ
 تھا بعضوں نے کہا ہے کہ غالی تھا کما و رد فی التخلیص محمد بن الحسین
 بن سعید الصابغ کو فی بنزل فی بنی دھل الوصص ضعیف جلا قبل انہ
 غال دویم محمد بن احمد بن یحییٰ بروی عن الضعفا و یعمد المرسل
 و لا یالی عن اخذ باطل فی نفسه طعن یعنی یہ شخص بذات خود مطعون
 تھا اخذ باطل میں کچھ اس کو احتیاط نہ تھا چنانچہ مذکور ہوا سوم حسین بن علی بن
 کو فی مخالف مذہب تھا مراد اس حسین ثقہ تھا وہ بھی جماعت عام میں تھا۔
 اور اپنے بھائی حسین کی نسبت جو راوی حدیث ہے ثقہ تھا ورنہ ثقاہت
 کاملہ اس میں نہ تھی لیکن ان کو رغبت و محبت امام علیہ السلام تھی چنانچہ محاب
 مخلص تحریر فرمودہ چہارم عمر بن خالد الواسطی یہ شخص واسطہ کے رہنے والا

اہل سنت سے تھا حضرت زید سے اکثر روایت کرتا تھا مگر اس کو محبت اہل سنت
 ہے تھا بہت وغیرہ تھا بہت میں مجاہد الحال تھا جتنا بچہ تھیں میں مرقوم ہے عمر
 بن خالد واسطی رومی عن زید بن علی علیہ السلام کان من رجال العامة الاہل
 صحبہ میں نہ کلام راہ خضر علیہ السلام سے یہ وہ وفات باکد تھا
باب دوم حکم و ارکان و احکام اس باب میں
 دو فصل ہیں **فصل اول** ارکان ملتو ہیں ارکان جمع رکن ہے رکن
 بعضی لغوی سے تحت یا وہ چیز جس پر تیار ہے۔ نیز کا ہو رکن متعہ کے چار
 ہیں اول صیغہ دوم محل سوم چارم ہر اگر ہر رکن کا ان چار میں
 سے فرض کیا جاوے تو متعہ مل نہیں اگر نہ وقت ایسے متعہ سے واقع ہو
 جس کا کوئی رکن مفقود ہو وہ فعل حرام ہے زمانہ میں داخل ہے زیرا کہ خلاف
 وضع شرعی کے واقع ہوتا ہے اور رکن **اول** صیغہ ہے پس صیغہ وہ
 لفظ ہے جو شرع نے وضع کیا ہے واسطاً صحت و حلت اس کماح کے وہ دو
 لفظ ہیں ایک ایجاب کہتے ہیں دو۔ کے کہ قبول ایجاب بجانب زکے ہوتا
 ہے قبول بجانب مرد کے ایجاب کے تین کلمہ ہیں **تزوجتک و متعتک و**
انکحتک قبول کے دو کلمہ ہیں **قبلت و رضیت** چنانچہ مرد نسبت بروایت
 ابان بن ثعلب قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف أقول لہا اذا
 خلوت بہا قال تقول اتزوجک متعہ علی کتاب اللہ وسنتہ نبیہ لا وشہ
 ولا موروثہ کن کن ایوما وان شئت کن اکلن اسنتہ بلکن اکلن حرمہا
 وبسی من الاجرو من الاجل ما تراضیتما علیہ قلیلا کان او کثیرا
 فاذا قالت نعم فقد رضیت وہی امرائک وانت اولی الناس بہا ایضاً
 بروایت ابن فضیل عن ثعلب قال تقول اتزوجک متعہ علی کتاب اللہ
 وسنتہ نبیہ کما خابہ خبر سفاح و علی ان لا ترتنی وکذا ترک کن کن اکلن
 ایوما لکذا وکذا حرمہا و علی ان علیک العدة ایضاً ابن عمر ان ہشام

بن سالم قال قلت لثیف بتریح المتعہ قال بقول الترمذی کذا وکذا یوماً
 بلکن اولکنا احدهما قادم اصنفناک۔ الا یا مکران طلعتکما فی شربهما ولا
 عدۃ لهما علیک صورت ترکیب ان الفاظ کی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر چار عد
 رکن کے بیان ہوگی۔ رکن دو یک محل ہے یعنی جائے وقوع نخل حرمہ
 عورت ہے جس سے نکاح کیا جاوے گا بشرط اس میں یہہ ہے کہ زوجہ متعہ
 مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو مثل یہودی یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے لیکن
 اُس کو پینے شراب یا کھانے حرام سے منع کرے متعہ جائز نہیں زن بت پرست
 وزن ناصبیہ معلنہ سے معلنہ کہتے ہیں یہ اُس کو جو اعلان عداوت کا کرے اور
 ناصبیہ اُس کو کہتے ہیں جو مولیان اہل سنت سے اظہار عداوت کا کرے مثل خراج
 وغیرہ کے جائز نہیں متعہ زن شوہر دار و صاحب عدۃ سے خواہ عدۃ طلاق ہو
 خواہ فراق از موت ہو و خواہ عدۃ خلع نیز جائز نہیں کنیز کے ساتھ بدون اذن
 اُس کے مالک کے وزن کنیز سے زن آزادہ مگر باذن زن آزادہ ایسی ہے
 بہانجی و ہتھی زن سے گواہوں زن اور جائز نہیں زن زانیہ سے اور حکم جمع
 میں الاحس نخل و متعہ میں مساوی ہے یعنی جائز نہیں اور جائز جمع یا زیادہ از چار
 زن بلا قید انتہا کے متعہ میں اور مکروہ بھی بدون ضرورت مرویست بروایت
 اسمعیل عن الرضا علیہ السلام فی حدیث قال لا یبغی لک ان تزوج الایماھو
 مومنۃ ان اللہ عزوجل بقول الدانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و
 الزانیۃ لا ینکح الا زاناً او مشرکاً و حرمہ ذلک علی من یزنی و ایضاً مضمونہ
 اِنَّہ سال عن المتعۃ فقال لا یبغی لک ان تزوج الایماھو مومنۃ او مسلمۃ
 ایضاً اسمعیل بن سعد الاشعری قال سئل عن الرجل یمنع من الیہوۃ
 والنصرانیۃ قال لا امری بک باسا قال قلت فایماھو سینہ فلا فائدہ
 ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہے موجب تعارض مجزئ اختلافاً روایت
 اور کوئی امر نہیں ایسے مقام میں حکم حیان پر ہو نصوص ہوتا ہو اس خاکسار کا

تحقیق میں جو از کو ترجیح حاصل ہے دو دلیل سے اول یہ کہ جواز میں دو حدیثیں
وارد ہیں اور عدم جوازیں ایک سا حکم ہے دویم جواز میں حکم دو امام علیہ السلام
کا متفق ہے اور عدم جواز میں ایک امام کا حکم ہے لہذا شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ
نے محمول برکراہت کیا ہے عند تکلیف غیر مجوسیہ و بعدم تکلیف غیر مجوسیہ جابر
تصور فرمایا ہے چنانچہ استبصار میں مفصل بیان ہے لیکن نظر بطلیق فیا میں
حکیم ممکن ہے کہ مانع نسبت مجوس مذکور شدہ کے وارد ہوئی ہو چونکہ یہہ
امر یقینی نہیں ایسے مقام میں استنباہ نسبت روایت کے ہی ہوتا ہے لہذا
ملاحظہ احوال روات کا ضرور ہوا چنانچہ خاکسار نے کتب رجال سے روات کو
جو دیکھا تو تینوں حدیثوں کے راوی ثقہ پائے مگر محمد ابن سنان کہ یہ مختلف الاحوال
ہے ہر چند ضعف کو نسبت اس کی رجحان ہے مگر نظر تصدیق محقق اول علیہ الرحمۃ
صحت ان دو احادیث میں کچھ شبہ نہیں چنانچہ شراعی میں فرمایا ہے علی
استہر الروایاتیں وہ جو بعض حضرات جواز منع میں زن مجوسیہ کے ساتھ توجہ
عدم شہرت کتاب مجوس و نامعلوم ہونے سے ان کی مجوس کو نجس اقرار غیر کتابیہ
و گفتگو کرنے جواز میں قابل التفات کے نہیں باسن دلیل کہ یہہ امر مسلم مذہب حقہ
امامیہ کا ہے کہ علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم کسی سنا میں بدون ثبوت
ما از رض ابینی رائے کو دخل نہیں فرماتے جیسا کہ جناب نبی صلوٰۃ اللہ علیہ والہ
کوئی کلام بدون وحی الہی کے ارشاد نہیں فرماتے یہی نص مانطق عن الہوی
ان ہوا لا وحی یوحی شاہد اس مقال کی ہے نیز علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم
الرحمۃ والرضوان نے مجوس کو شامل اہل کتاب کیا ہے چنانچہ شریع میں
محقق اول نے فرمایا ہے۔ فلیست شرط ان تکون الرضہ مسلمۃ
او کتابیہ کالیہود دینہ والنسب لانیہ والمجوسیۃ علی اشہوال۔ انیر
پس نظر بتجیق محقق اول علیہ الرحمۃ کی گفتگو کو اس امر میں محال گنجائش
نہیں ثانیاً حیات القلوب میں حیات علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کی بروایت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مجوس کو منجملہ اہل کتاب شمار کیا ہے اور بنی اُن کے نام چاہا سب تحریر فرمایا ہے پس در صورت تسلیم ابن حدیث کوئی محل اعتراض کا نہیں جناب ہا دیا نا و مقتدا مولوی ابوالقاسم دام اللہ بفاطمہ نے اپنے رسالہ برہان المتعہ میں اولویت ترک کو مطلق تحریر فرمایا ہے اگر مقتدا بشرط عدم بیسرفیہ مجوسیہ کے فرماتے تو اولیٰ ترجیحاً جیسا کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے زیر کہ ماخذ مطلق او نوبت ترک کا کسے معلوم نہیں و مرور روایت اسحق الخزاز عن محمد بن القیض قال سنت انا عبد اللہ علیہ السلام عن المتعہ قل نعم اذا كانت عارضہ الی ان قال وایاکم والکواشف والدواعی والبغیا وودوات الازواج قلت ما لکواشف قال اللواتی یکاشفن وبیوتھن معلومتہ ویوتین قلت فاللدواعی قال اللواتی یدعون الی القسمن وقد عرض بالفساد قلت فالبغیا قال المعرونا بالشرنا حذوات الازواج قال المطلقات علی غیر السنۃ ایضاً بروایت ابی نضیر عن الرضا علیہ السلام قال سئلۃ یمتنع بالاسۃ باذن اہلہا قال نعم ان اللہ عزوجل بقول فانکھوھن باذن اہلھن ایضاً بروایت اسمعیل قال سئلۃ ابی الحسن علیہ السلام یمتنع من الملوکہ باذن اہلہا واولہ امرۃ حرۃ قال نعم اذا رزیت الحرۃ قلت فان اذا ست الحرۃ یمتنع قال نعم ایضاً بروایت یرید فارہ سئلۃ امام الحسین علیہ السلام عن المتعہ فقال ہی حلالہ مباح مطلق من لم یغنیہ اللہ بالہ ترید فقلت تعفف بالمتعہ فان استغنی عنہا بالقرۃ ویمتنع فی مباح لہ اذا غناہ عنہا و بروایت اسحق عن محمد بن محمد فقال لا و بروایت محمد قال سنت ابی الحسن عن المتعہ ابھی من الاربع فقال لا و بروایت ازاسرہ عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ذنبت لہ المتعہ اھی من الاربع فقال تزوج متخفن ایفا فانھن مستاجرات والاصا عن

زہر بن ابی بن قال قلت ما یحل من المنعہ قال کہ شئت وبروت
 ابی نصر عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألته عن الرجل یكون له
 امرأۃ یتزوج باحتیام منعہ قال لا یس من سوم اجل ہے یعنی
 نہ منعہ پس یہ شرط ہے شہ میں اگر ذکر اس کا صیغہ میں نہ کیا جاوے تو نکاح
 دائمی منقذ ہو جاوے گا موافق مذہب شیخ وابن براح وابن صلاح وسید ابن زیرہ
 و محقق اول صاحب شرایع کی لو تو قسم من حدیث عبد اللہ بن سنان
 اور ابن ادریس و علامہ بطلان عقد کی جانب گئے ہیں اس لئے کہ اجل شرط
 منعہ سے بھی باطل بشرط مبطل شرط کا ہوتا ہے و بو ثوقمسا بروایت زہرہ
 ثمالہ عرض کرتا ہے خاکسار مولف رسالہ کہ قول آخرین زاج ہے اس دلیل
 سے نکاح دو قسم ہے دائم اور منقطع فیما میں دو قسموں کی نسبت بتالیس نسبت
 ناب و سلب ہے جس میں واسطہ نہیں ہے اور امر متیان فیما میں نکاحیں
 شرط اجل ہے چونکہ رفع شے موجب ثبوت ضد شے کا ہوتا ہے جس صورت
 شرط اجل رفع ہوئی ضد اس کی کہ بطلان عقد یہی لازم آیا مولف کہنے لگے
 زہر او ابی بن کے انقضاء نکاح سے نکاح دائمی ہونہ نکاح منقطع کہ کلی مدنی
 ہوا یا شرائع ہوزیر کہ اجل کا معین و محفوظ و محدود ہونا شرط ہے ہر چند ایہ
 مانع منقطع میں جس کی مدت اجل مدت عمر تک ہو محدود ہونے میں ہوتا ہے
 شک نہیں لیکن یہ مدت معین بسنین و سہور و یام نہیں حالانکہ یہ نسبت
 اجل کا موصوف ہونا شرط ہے اور قول آخرین کے مراد بطلان عقد سے شاید
 کہ عقد منقطع ہو جو فاسخ فیہ ہے نہ نکاح دوام اور قلت و کثرت مدت کا کچھ تعلق
 مقرر نہیں جس قدر ہر دو رضا ہوں خواہ روز منہی خواہ سال مثل اس کی کہ یہ
 منعہ کیا بیٹہ اس وقت سے ماہ وال یا غرض یا دو روز یا یک ماہ یا دو سال چنانچہ
 بشام بن سالم سے روایت ہے قال قلت لا ابی عبد اللہ علیہ السلام
 تزوج المرأة متعہ یا منقذہ فقال ذالک استد علیک نوتما

و ترک و لایحوز لک ان تطلقہ الا علی ظہر و شاہدین قلت صلحک اللہ
 فلیقت تروجھا قال ایاماً معدودہ بشی مسمی مقلدہا تراخیم فلذا مفت
 ایامہا کان طلاقہا فی شرطہا ولا تفضہ ولا عدۃ لہا علیک
 الحدیث ۴۰ واجب ہے عورت پر وقابے مدت کا جس قدر اجرائی پائی جاوے
 اگر بعد اجرائے صیغہ و جمع شرائط کے مراقت تا انقضائے مدت متروک
 رہی اس صورت میں جو اجراء قرار پائیگا لازم ہوگا ادا اسکا خواہ موافقت
 اُس مدت میں واقع ہو خواہ نہ ہو اور انشکاک متعین میں طلاق ضرور نہیں بدولت
 طلاق کے بعد انقضائے مدت کے علیحدہ ہو جاوے گی چنانچہ مرویست بروایت
 محمد بن اسماعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت لہ العتبات ترجیح
 المماتۃ متعنه سنہ او اقل او اکثر قال اذا کان شیئاً معلوماً الی اجل مبرور
 قال قلت و تبین بغیر طلاق قال نعم فائدہ عرض کرتا ہے خاکسار مؤلف
 مفہوم اکثر ادا ویت و احکام فقہا کا یہ ہے کہ وضع کرنا اجراء یا بقدر مدت
 ترک موافقت جابر ہے چنانچہ رکن مہارم ذکر مہر میں ۱۰۰ ہوگا متعنه
 گمان نہ ہو کہ ان دونوں مسئلوں میں تعارض واقع ہے زیرا کہ حکم ادا سے اجراء
 مدت ترک موافقت کا اُس صورت میں ہے جو ترک بحالت اختیاری مثل ع
 کے یا بحالت اضطراری مثل مرض یا جس کے منجانب شوہر واقع ہو اور حکم
 وضع اجراء اُسی صورت میں کہ بحالت اختیار ہی بدولت اضطرار یا مثل نشیز
 منجانب زن کی ظہور میں آوے چنانچہ متعنه وضع مدت حیض کا دلیل صریح
 ہے رکن مہارم مہر ہے یہ شرط عقد متعنه میں کہ مقرر کیا جاوے
 بدولت تقریر ہر کے عقد باطل ہوگا بخلاف نخل دائمی کے کہ اس میں اگر قید نہ ہو
 تو مہر مثل قرار پائیگا نخل باطل نہ ہوگا نیز شرط یہ ہے کہ مہر لکے اس شخص کی
 ہو جو نخل کرتا ہے اور قبضہ میں اُس کے ہو یعنی تاح کے پاس موجود ہو نہ نخل
 اس کے کہ اس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو اُس قرضہ کو مہر میں حوالہ منکوحہ

کر دے نیز شرط ہے کہ مہر میں کس طرح کا اہمال نہ ہو یعنی معلوم ہو ساتھ وزن کے
 یا کیل کے یا عدد کے یا وصف کے یا معلوم ہو ساتھ مشاہدہ کے مثل وہن
 جو کے اسقدر پیمانہ فلاں جنس کا یا عدد میں اسقدر روپیہ یا فلاں قسم کا لباس
 یا یہہ اسب یا رخت جو رو برو ہے مقدار مہر کے شرع میں نہیں ہے خواہ کم ہو
 خواہ زیادہ حتیٰ کہ یکبشت جو یا خورما وغیرہ اجناس لیکن شرط ہے کہ قیمت اُس جنس
 کی ہو سکے اور لازم ہے ادا کرنا مہر کا ساتھ عقد کے غیر ماحل یعنی قودی بخلاف
 نکاح دوام کے کہ اُس میں مہر ماحل یعنی دوسرے وقت مہر ادا کیا جاوے اور
 غیر ماحل بھی اگر شوہر قبل از دخول مدت میں منکوحہ کو بخش دے تو واجب ہوگا ادا کرنا
 نصف مہر کا اگر بعد دخول کے بخشے تو تمام مہر قرار پاوے گا مگر ساتھ شرط وفاتے مدت
 کے منجانب زن کی سے اگر بعض مدت میں دخول کیا ہو تو اُسی قدر مدت کا مہر
 کل مہر میں سے ادا کرنا واجب ہے باقی کو مختار ہے چاہے ادا کرے چاہے
 وضع کرے لیکن ایام حیض وضع نہیں کر سکتا چنانچہ مرویست بروایت عمر
 بن حفصہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام لا تزوج المرأة شهراً بشئ
 مسمی فتاتی بعض الشهر ولا تقی ببعض قال یحتسب عنہا من صدأ فہا
 مقدس ما اجنت عنک اللہ ایام حیضہا فانما لھا اگر بعد عقد کے فساد
 نکاح ظاہر ہو اس کی کہ وہ عورت صاحب زوج ہو یا خواہر زوجہ سابق نکاح کی
 یا مادر اُس کی زوجہ کی ہو مثل اس کے کوئی امر موجب فسخ کا ہو اگر یہہ فساد
 قبل از دخول ظاہر ہو مودریں صورت مہر کا دینا لازم نہیں اگر ادا کر دیا ہو واپس
 لینا لانہما ہے اگر بعد دخول کے ظاہر ہو مودریں صورت مہر کے چکی ہو اُس کا واپس
 لینا نہیں لازم اس صورت میں اگر بعض مہر ادا کر دیا ہو اور بعض باقی ہو تو
 جو کچھ لے چکی ہے وہ حق اُس کا ہے جس قدر باقی ہو اُس کا مطالبہ نہیں کر سکتی
 چنانچہ مرویست بروایت حفص بن التجری عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
 قال اذا قتی علیہ سہ ما راس ومانان لھا تر وجاما اخذ نسیتہ

مال سال رحل اور ضاع علیہ السلام واما اسمح عن الرجل یزوج المرأة منه ویشرط علیها ان لا یطلب
 ولدها غنائی بعد ذلک کما فی ان فی ذکر الولد فشد فی ذلک قال یحد رأی بمجد حطام الذلک
 قال الرجل فان اتهمها قال لا یمنی الذلک ان یتزوج الا عوسه
 مہینہ روزیں بیٹھے اگر زن بعد از نفقہ اسی مدت متہ کے دو مہر متعہ دیکر شخص کے
 ساتھ کرنا چاہئے تو لازم ہے اسکو چار مہینہ روز کا عدہ دے کہ اسے بعد کے متعہ
 دوسرا کرے اس وجہ سے کہ عدہ مطلق زن آزاد مستقیمہ کفیف تین مہینہ میں یا
 تین اور عدہ کنیزان اور عفاف کا نصف اس کا ہے پس زن ممنوعہ مبنیہ اگر کنیز
 مقصورہ ہے ایسے احکام میں عدہ بھی اس کا ہے مگر عدہ کنیز کے مہینہ لازم ہے
 چنانچہ مرویست بروایت تارا زہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان قال ان کانت حیض
 وان کانت لا حیض فثبہا و نفقہ ایضا بروایت ابی نعیم عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام
 قال قال ابو جعفر علیہ السلام عدہ المتعہ خمسہ واربعون زیما و الا حسا اربعہ و بیون
 لیلتہ ارمہ و بعد عقد منجمہ کے فوت ہو جاوے تو متہ نہ رہے بی بی یہ ہے تو عورت
 کو لازم ہے عدہ وفاتہ پچھانو چار مہینہ روزیں اور عدہ و نازہ اور دو مہینہ
 نفقات نہیں دو نومسا و بی بی پس چنانچہ رجعت بروایت عبد الرحمن بن یزید الحجازی
 قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأة ینزوجها الی ایام حیضہ فی عدہا اهل طلبها
 الی عدہ فقال یحد باراجعتا شہر نفقہ و کنیزان ممنوعہ کا مرد پر واجب ہے بی بی علی ہذا قسمہ
 بھئی مستور بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں نفقہ و کنیزان قسمت واجب ہے مرد پر بشرط تکلیف و عدم سونہ
 چنانچہ مرویست بروایت ہمام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی حدیثی فی النصفہ قال یحد نفقہ و اهل
 علیان و ہذا الاستدلال عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انما متہ فی النصفہ و اهل النصفہ
 طلب و الذلک فلا عدہ لک علیہا
 غزل زن متہ ہے یا نہ ہے
 زن متہ کے کہ غزل زن ناجوہ سے جائز نہیں چنانچہ مرویست بروایت محمود بن
 مسلم قال سالت ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الامریہ فقال ذلک الحکم فی غیر زوجت
 جائز ہے نہ تہمیدہ متعہ کا مرد پر واجب ہے انتظار عدہ کے تمام متعہ کرنا لیکو
 شاء

زن ممنوعہ کے ساتھ چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن ابی بران و احمد بن ابی
 قال لا باس ان تریا تک وتریدها انه ان فطخ الاحل فیما یحکم لقول لها سئلک یا حل اخر
 ہذا منہا و یحل ذلک بعدک حتی تنقضي عدلتا و بروایت ابن ماجہ زوج الرجل المرأة متعة کلان
 علیہا عدل بغیرہا ذالک المراد اھولین یزوجھا لم یکن علیھا عدل ینزوجھا اذا شاء جائز و ایک عورت کو کسی مرتبہ
 متعہ کرنا زن ممنوعہ بعد سیوم مرتبہ کے حرام نہیں ہوتی مثل نکاح کے کہ بعد تین مرتبہ
 کے نکاح ایک شہر سے پھر حرام موبد ہو جاتی ہے و مرویست بروایت از ارہ
 عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ الرجل ینزوج المتعة ینقضي شرطہا ینزوجھا من اجل اخر
 بانفت منه ثم ینزحھا الاول حتی یانت مدہ نلشکو ینزوجہا ثلثہ از ولج یحل الاول ان ینزوجھا
 قال نعم کم شاء... ہذا مثل الحرام ہذا منساج وھی بمنزلہ الاماء و بروایت علی بن الحکم
 عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل یتع من المرأة لایات فاک لا باس سمع مہا ما ساء
 ہذا اگر زن بالغہ رسیدہ منع کرے ولی اسن کو اعتراض لازم نہیں بر حسب باکرہ ہو
 چنانچہ مرویست بروایت سعد بن سلم عن رجل ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس ینزوج
 الکفر اذا زوجہ بنت یھرا ذلک الولیا ایضا باسلہ عن ابی سعید عن الجلی قال سل عن المتع من البکر اذا نکح
 بین الولی اذن الولیا قال لا باس ما لم یصل ما ہاک لتع ذلک اور بعض روایت سے
 اگر اھب جو از متع میں باکرہ سے بدول اذن باپ اس کے کے ثابت ہے چنانچہ بروایت
 ابی نصر عن الرضا علیہ السلام قال البکر لا ینزوج متعة الا باذن ابیھا و بروایت حصص بن الجراح
 عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل ینزوج البکر متعة قال بکرہ للغبی علی اھلہا عرض کرتا ہو مواف
 کہ مفہوم ان دونو حدیثوں میں کچھ عرض نہیں مال ان دونو کا واحد ہے ہر حد تلفظ میں
 انک تفاوت ہے اور روایت ہو انکی تفقہ میں مگر محمد بن احمد محدث شہ ہے اس مقام پر
 محدث و شہ ہونا اس کا کچھ قاج مقصود نہیں ہے احمد و عوما احمد للہ العلی العظیم علی اھلہم
 و افضالہ بحکم و لعلی علی محمد ذالک لکرم قد فرغت من سونیدہ المسودہ فالتسح من الصغیر
 عاب بعدہ لعلی والد من سہر الجری ملوا علی مہا ہا

احزابہ

مولف رسالہ ہذا کو جو منجانب علمائے عصر حاصل ہے

بنابر اظہار و ثوق اعتبار مولف شامل طبع

رسالہ ہذا کر دیا مسعہ ترجمہ کی بزبان اردو

ناگہ بیندگان رسالہ ہذا احوال

مصنف سے مطلع ہو کے

رسالہ ہذا کو مستند

سمجھیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الصَّلٰوةَ مَعْرَاجًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَتَقَرُّبًا

جمعہ حوثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جس نے گردانا نماز کو معراج واسطے مؤمنین کے اور نزدیکی واسطے

لِّلْمُتَّقِيْنَ وَاَقَامَتْهَا بِالْجُمُعَةِ مِنْ اَفْضَلِ سُنَنِ الَّذِيْنَ وَقَدْ اَشْهَدَ

پر میرنگاروں کے اور قائم کرنا نماز کا ہمارا جماعت کے بزرگترین سنت ہے دین سے بھی تھخیزا سارہ کیا ہے

اَلِيْهَا سَبْحَانَهُ فِيْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاَرْكَعُوعُ وَاَمْعُ

طرف اُس امر کے اللہ پاک نے کتاب اپنی میں جو روشن ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے یعنی نماز پڑھو تم ساتھ

اَلْمُرَاكِعِيْنَ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى نَبِيِّنَا اَفْضَلِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِلَيْهِ

نماز پڑھنے والوں کے اور درود اور سلام نبی ہمارے پر جو افضل مرسلین کے ہے اور اُن کی

الْبَرَسَاتِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ صَلٰوةَ الْجَمْعَةِ

پر جو نیک اور طیب اور طاهر ہیں بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تقبی نماز جماعت کی

وَصَلَّتْ فِی الْاَشْهُمَاسِ اِلٰی حَدِّ لَا یُکَادِ یُخْفِیْ عَلٰی اُولَ الْاَبْصَارِ

پہنچی ہے شہرت میں طرف ایک حد کی کہ نہیں رہی پوشیدہ صاحبان بینائی پر

ثُمَّ لَا یُعْزَبُ عَنِ الْاِخْوَانِ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

بعد ازان پڑھنے نہیں برادران دینی سے اور دوستان محمد مصلوٰمین

المکرم و یمن ان المسجله الغیبیه المسجله بالمستوفی
 کرمین سے تحقیق سے صاحب شیب و صاحب حبیب صاحب اقتدار و شہ
 الادب الاسریب فی الدایج العاقله الذی یظهر العجاایب بالکمال
 صاحب اور صاحب طبع روشد و صاحب ذہن روشد و
 فی حیاض العلم والذینیه والسرائع فی رواض العلم والذینیه
 غیبیه علوم و غیبی اور چند در اعجاز معرفت
 الموفق من الموفقین البلیل المتعالم بالذینیه و صاحب
 توفیق دادہ شدہ توفیق و ذوالابنہ و بلند سے واسطہ نیکوئی کے امور و ایں سے اور یک
 من الایمال الامنه بمل فی مخصیل مشرقہ اذن الله ان یفقاہ
 علموں میں سے ہمیشہ کوشش کرنی خوشنودیانی خداوند کے
 العاقله فی معابدہم باللیل والنهار سیر لایة الذین سیر لایة اکرام
 نشینند جائے عبادت ایں میں شب و روز بزرگوار و فاضل و بزرگوار
 من المصلحین الیہ بجماع الفیام تحبہ امضاء النمن الملک و ابانہ
 بزرگوار و بخیان بزرگوار بزرگ امینان زمانہ صاحب و صاحب بزرگی
 جناب العبد المصلح حسن محرقا الله المتعالم الذی ذوقه الذی
 جناب مسید محمد من بلند کرے کو انور قلم طرف بلند و اکرام
 و وقایہ حیرات النہار و اللیل بالخشیه من الذین الذین و الیہ
 نگاہ و رسمہ حادثہ اے روز و شب و بطفیل و دو و اندک ان پر و راز
 علیہ و الرسل الخیر الی فلظہر فی راجع حسن تہا من
 ان کی پر درود جو خبریں انہیں بختیگر ہوا و درود و بظاہر و باطن
 ان ذرات اخبار بعض الاخبار اتہ افہ الذین تہ الذین و الاح
 اور خبر و غیبی بعض با امور سے موصوف ہونا اس کا ساتھ ہونا و ان کی
 استماعہ للذین نقب الجسیدیۃ و الذین الذین الذین
 اور صفات

والاخلاق الکریمة والفصائل السنية بآفة فم والمجازاة فی امامة الجمجمة

اور احلاق بزرگہ کے اور فضیلتاں محکم کے پس وہ مجاہدے قائم کرتے نماز جمع
والجماعت و ان پوروسن ارادہ الہی فی فیما یشترک الصلوة و احصیہ
اور جماعت کا اور یہ کہ امام کریر اسکو جو کوئی جائے پیروی کسی فرانس میں اور نصیحت
بما شرمہ التعمی و انما ہی العبد و لا العبد و علیہ بمراعاة الاحتیاط
کتابوں میں اسکو ساتھ پیش کرنا چاہیے میں تحقیق پرہیز کرنا۔ وہ جائے محکم ہے اور اس پر نصیحت ساتھ عزت کمی حیا
فی کل باب فافانہ یوحسب بالقوی والنجاد یووریقہ و العبد ابنا اخر
شہرا بیتیں ہیں دنیا و ادب کرتا ہے پیچھے نہایت تو روز قیامت کے پس آخر

دعونا ان الحمد لله رب العالمین و صلے اللہ علی نبینا و آلہ
دعوی ہمارا یہ ہے کہ تحقیق حمد ہے و اسے اللہ کے جو پروردگار عالم کالم ہے اور وہ اللہ کا نبی و پیروا ال
الطاہرین نمنقہ العاصی الضعیف الربیع غفراب اللہ
طاہرین یعنی پر لکھا اسکو گنہگار ضعیف امیدوار بخشش اللہ تعالیٰ
القوی خادم شریعت مصطفوی کا سید مصطفی مشہور
بہم یراغا النقم

تقوی

ساتھ مہل غامی

سید محمد ہادی
ابن عماد العلماء
سید مصطفی

خاتمہ رسالہ جو بنام نامی اسم گرامی علت موجبہ تحریر اس رسالہ کے اختتام پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل التوفيق اسباب الخلق ومنه ما سراج

التصديق والصلوة على خير المرسلين الذي هو باعث ايجاد
 والتكوين كما قال الله جل جلاله لولا خلقناك لما خلقت
 الافلاك والاله الطيبين الطاهرين الذين هم الائمة
 المعصومين صلوة الله عليهم اجمعين الى يوم الدين
 که درین زمان سعادت و فرحت تو اماں این رساله بحسن تأئید رشید و امداد مفید
 شمیم بدیشیه تنجاست و فتوت مصارع میدان سخاوت و مروت مشکى سند ریاست
 و ایالت صدر سر بر حکومت و سیاست صاحب توفیق خربل و قدر جلیل و وضع جمیل
 و مراتب نبیل مجمع مجاهد رفعت و اقبال که بن المومنین عماد الاسلام و المسلمین زبده
 عمایه و رال قدوده اراشد زمان خان و الا نشان و جیه الاسکان سلاله اما جد اطیاب
 نواب مستطاب محمد احسن علیهمان صاحب بهادر لا زالت شمشوق اقباله من
 افلاک الد و دران صورت تخریر و تشوید پیر پرستة بحوثی تمام و اسلوبی مال الکلام بآتم
 سامی و نام گرامی شان انجام و اختتام یافت امید که مقبول نظر فیض انزجباب
 مدوح گردد به مفید هر خاص و عام گردد - بالنبی و اله الامجاد صلوة الله علیهم

الى يوم الغناد

تاریخ طبع و تالیف رسالہ

منجانب منشی عبداللطیف صاحب ٹھیکہ دار متوطن

قصبہ انبہڑہ ضلع سہارنپور حال مالیر کوٹلہ

وصف کیا ہووے اُس کتابت کا
ہو سند میں جو آیت مصحف
آئی نوساٹہ درزا دیکھیں
گر نہ پاسخ میں ایسی آیت ہو
بہر مولف کا دیکھو حسن خیال
بے مشقت یہ نص قرآنی
جانی قرآن نہ مانی کوئی حدیث
آیا جو دل میں کہدیا فی الفور
دیکھ لو سیر کر کے دُنیا کی
ہو گیا ہے حلال جو حرام
کار دُنیا میں ایسے ہیں مجبوظ
اس ریل گاڑ جو مصنف ہے
مسئلہ بھی کہیںکا صاف وہی
آبرو اُس کی خاک میں ملجائے
مست نہیں ہے تو جانور ہے وہ

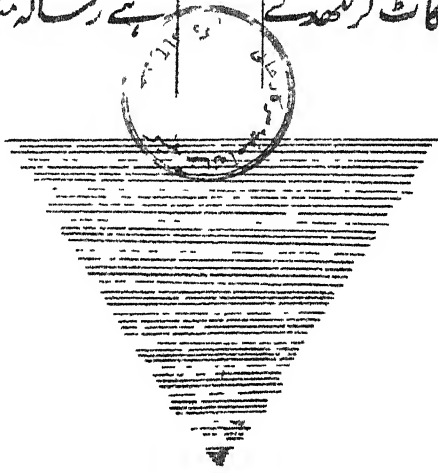
ہو محول بھلا جو آیت کا
کیوں نہ دعویٰ ہو شانِ شوکت کا
زعم ہو جس کو اُس کی حرمت کا
پچھڑھکا نا نہیں ہے خفت کا
بیٹھی بٹھلائی کام ہمت کا
کام آساں ہوا ہے خلقت کا
قید مذہب نہ پاس ملت کا
وقت جاتا رہا ہے ہمیت کا
نام بدنام ہے دیانت کا
منع سے کام نکلے حلت کا
خوف مطلق نہیں قیامت کا
مستحق ہو گیا ہے جنت کا
جو کمر پابند ہے قناعت کا
ہو جو خواہاں یہاں کی رفعت کا
آدمی ہووے تو کسی مت کا

ذکر کر کچھ سر خدا کی نعمت کا
 درجہ افزوں ہے کیوں شہادت کا
 وقت آخر کے پہنچا نوبت کا
 ہے رسالہ منقہ کی حلت کا

۱۳۱۰ھ

جانے دے اسے لطیف یہ قہقہے
 راستبازی میں زخم کھاتے ہیں
 حکمران سچ کی ہے تجھ کو لطیف
 ہول کے سر کو کاٹ کر لکھ دے

۵



| ردیف | سطر | عنا | صفحه | مقدمه | سم | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------------|-----------------|-------|----|---------------|---------------|
| ۲۱ | ۶ | الحار | الحار | ۴ | ۳ | حدیث مروج | حدیث مروج |
| ۲۲ | ۷ | نما استقم | نما استقم | ۱۱ | ۲۷ | مروج مروج | مروج مروج |
| ۲۳ | ۹ | النهار | النهار | ۱۱ | ۲۰ | مراد حسن | مراد حسن |
| ۲۴ | ۱۴ | حب کسی | حب کسی | ۱۱ | ۲۳ | مخلص | مخلص |
| ۲۵ | ۱۶ | مفروض | مفروض | ۱۰ | ۱۵ | مردت | مردت |
| ۲۶ | ۳ | مقدمین | مقدمین | ۱۱ | ۹۵ | نامیه | نامیه |
| ۲۷ | ۱۱ | قابل شینین | قابل شینین | ۱۱ | ۱۳ | مکران زن | مکران زن |
| ۲۸ | ۹ | نجاری روستا | نجاری روستا | ۱۱ | ۱۴ | بین الاحسین | بین الاحسین |
| ۲۹ | ۱۰ | مضوت بین | مضوط بین | ۱۱ | ۱۵ | مکران بی بدون | مکران بی بدون |
| ۳۰ | ۱۷ | متع | متع | ۱۱ | ۲۰ | الرجح متع | الرجح متع |
| ۳۱ | ۲۲ | یه ابن عباس | یعنی ابن عباس | ۱۱ | ۲۱ | بدلک | بدلک |
| ۳۲ | ۶ | ثابت ہی | ثابت نہیں ہے | ۱۱ | ۱۱ | فالمجربین | فالمجربین |
| ۳۳ | ۲ | سلاوان | سلاوان | ۱۱ | ۴ | یعنی | یعنی |
| ۳۴ | ۷ | تفکیر اور دستور | تفکیر اور دستور | ۱۱ | ۶ | زاد کیسم | زاد کیسم |
| ۳۵ | ۱۱ | علوم | حلول | ۱۱ | ۱۳ | استبرار | استبرار |
| ۳۶ | ۱۲ | مدالیں | تذالیں | ۱۱ | ۱۱ | بازن دلیل | بازن دلیل |
| ۳۷ | ۴ | اوسک مضمون کی | اس مضمون کی | ۱۱ | ۱۷ | فرمانی ہی | فرمانی ہی |
| ۳۸ | ۵ | سبقی اللہ | سبقی الہ | ۱۱ | ۲۰ | الروضہ | الروضہ |
| ۳۹ | ۱۳ | مضوت | مضوط | ۱۱ | ۱۴ | کرائی جوامین | کرائی جوامین |
| ۴۰ | ۱۴ | مدالیں | تذالیں | ۱۱ | ۱۲ | جوئی سکی | جوئی سکی |
| ۴۱ | ۷ | لغیض برستی | لغیض برستی | ۱۱ | ۲۱ | استبرار | استبرار |
| ۴۲ | ۹ | منہ فرمایا | منہ فرمایا | ۱۱ | ۱۲ | عالمی مجلس | عالمی مجلس |
| ۴۳ | ۱۱ | خدمت علی | خدمت علی | ۱۳ | ۲ | کی نام | کی نام |

اعلان
جميع حقوق اس رسالہ کی محفوظ پابین
صاحب کو مطلوب مطبع گلزار اسلام
کوئٹہ مالیر ضلع لودیانہ سے طلبہ بالین